مائٹوکونڈریا ٹرانسپلانٹ کے فقہی احکام کا تجزیاتی مطالعہ

An Analytical Study of the Jurisprudence of Mitochondria Transplant

Muhammad Shahid Ramzan
PhD Scholar, Dept. of Islamic Studies, The Islamia University Bahawalpur, Pakistan:
shahidramzan165@gmail.com

Dr. Hafiz Muhammad Hammad
Assistant Professor, Dept. of Islamic Studies, The Islamia University Bahawalpur, Pakistan:
muhammad.hammad@iub.edu.pk

Abstract
Mitochondrial tumors are incurable and can die within hours or days after birth. Some families have lost more than one child to this disease and this technique is considered the only option for them to have a healthy child. Mitochondria are small parts of each cell of the body that convert food into a usable organism. They are also called the 'power house' of cells. Damaged mitochondria fail to provide energy to the body and cause brain damage, muscle weakness, heart failure and blindness. The disease can only be transmitted from the mother to the child. Therefore, this treatment is in a way a unique type of IVAF in which a mitochondrion or receives a mitochondrion from a healthy person. There are two main mechanisms for doing mitochondrial attenuation. One occurs after the mother's egg is fertilized from the father's sperm and the other occurs before fertilization. However, mitochondria have their own genetic information, or DNA, which means that the children who are technically brought into their offspring are DNA from their parents and also from the donor. O inheritance, I take it. It is a permanent transition that will be passed down from generation to generation. Whether this plant is permissible or not, what orders will be issued if it is declared valid and if it is declared illegal, then for what reasons it will be declared illegal. In this birth, what is the trust of the mother's water, just as the mother's stomach is trusted and the way the mother's milk is trusted, in the same way, the mother's pan is also trusted in health and sanctity. It is considered to be in the order of the mother, on the basis of which the jurists have declared it invalid. It is necessary to protect the lineage, mixing ancestry not only causes social imbalance, but it also hides many wisdoms of the newborn, dozens of problems of the newborn, evidence

of ancestry and mixing is rooted in the lineage, so as much effort as possible, full emphasis has been laid on keeping the lineage clean and the Sharifah has not liked in any way that the lineage is disturbed. to be done.
Keywords: *Mitochondrion, DNA, Inheritance, Mother's egg.*

تعارف:

موجودہ دور میں نئی نسل کے بچوں کو مختلف قسم کی بیماریاں ہیں جو ماں کی وجہ سے بچوں میں منتقل ہوتی ہیں۔ جس کی وجہ سے نو مولود بچہ چند لمحوں میں زندگی کی بازی ہار جاتا ہے یا پھر کسی دائمی مرض میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ماں سے جو بیماریاں بچوں میں خلیاتی، پاور سیل کی کمزوری یا سستی کی وجہ سے منتقل ہوتی ہیں انہیں مائٹو کونڈریا بیماریاں کہتے ہیں۔ ان بیماریوں سے بچاؤ کے لیے جو طریقہ کار استعمال کیا جاتا ہے اسے مائٹوکانڈریا ٹرانس پلانٹیشن کہا جاتا ہے ۔ٹرانس پلانٹیشن کے اس عمل میں تین شخصیات کا انتخاب کیا جاتا ہے جن میں سے ماں، باپ اور ڈی این اے عطیہ کرنے والی خاتون۔ اس عطیہ کرنے والی خاتون کے صحت مند مائٹوکونڈریا سے میاں بیوی کے ڈی این اے کو جوڑا جاتا ہے۔ اس ٹرانس پلانٹ کا کئی ملکوں میں کامیاب تجربہ ہو چکا ہے۔

ضرورت واہمیت:

اس موضوع پر مصر، سعودی عرب اور انڈیا کے فقہی مجامع میں مضمون شائع ہو رہے ہیں جو اس کی اہمیت کو واضح کرتے ہیں۔ برطانیہ میں باقاعدہ لائسنس جاری کرنے کی تجاویز دی گئی ہیں۔ سکارٹ لینڈ، سینڈر لینڈ اور برطانیہ وغیرہ میں اس کے کامیاب تجربے ہو چکے ہیں۔ آنے والے چند سالوں میں اس کا دائرہ وسیع ہو جائے گا جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ٹیکنالوجی عنقریب بڑے بڑے ممالک میں متعارف کروادی جائے گی۔ ایسے میں ضروری ہے کہ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اس ٹرانس پلانٹیشن کا جائزہ لیا جائے اس کے مثبت اور منفی پہلوؤں کو واضح کیا جائے اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والی پیچیدگیوں کا تدارک کیا جائے۔

بنیادی سوالات:

(1) مائٹوکونڈریا ٹرانس پلانٹیشن جائز ہے یا نہیں؟

(2) اس ٹرانس پلانٹ کے فقہی احکامات کیا ہیں؟

(3) مختلف فقہی مجامع کی آرا کا تجزیہ کس طرح کیا جائے؟

اب ان سوالات کی تفصیل پیش کی جاتی ہے۔

(1) مائٹوکونڈریا ٹرانس پلانٹیشن جائز ہے یا نہیں؟

اس سوال کے ضمن میں دو چیزوں کو سمجھنا ضروری ہے۔

(1) "حفظ ماتقدم" کی شرعی حیثیت

(2) اس ٹرانس پلانٹ کی شرعی حیثیت

یہ بات تو مشہور ہے کہ بیماری کا علاج سنت ہے لیکن اس بارے میں ایک مشکل ہے کہ کیا بیماری سے بچنے کے لیے جو اقدامات بیمار ہونے سے پہلے کیے جاتے ہیں وہ درست ہیں یا نہیں؟

تو اس بارے میں شریعت کا مزاج یہی ہے کہ "حفظ ماتقدم" کے اقدامات اٹھانا بھی سنت ہے اور متوقع بیماری کا پیشگی اقدام درست ہے۔

چنانچہ سعد بن ابی وقاص کے شہزادے اپنے باپ سعد بن ابی وقاص سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اسامہ بن زید سے اس روایت کو سنا:

"ماذا سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم فى الطاعون فقال اسامة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الطاعون رجز او عذاب ارسل على بنى اسرائيل او من كان قبلكم فاذا سمعتم به بارض فلا تقدموا عليه واذا وقع بارض وانتم بها فلا تخرجوا فرارا منه"[1]

سعد بن ابی وقاص نے اسامہ بن زید سے پوچھا کہ کیا تم نے رسول اللہ ﷺ سے طاعون کے بارے میں کچھ سنا ہے؟ تو اسامہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا طاعون عذاب ہے جسے اللہ تبارک و تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر بھیجا یا ان پر جو تم سے پہلے تھے جب تم سنو کہ کسی علاقے میں طاعون پڑ گیا ہے تو اس علاقہ میں نہ جاؤ اور جب طاعون تمہارے علاقے میں پڑ جائے جس میں تم موجود ہو تو اس سے فرار ہوتے ہوئے نہ نکلو۔

اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس علاقے میں نہیں جانا چاہیے جس علاقے میں طاعون کا مرض پھیل چکا ہو۔ صاف ظاہر ہے کہ طاعون والے علاقے سے بچنا حفظ ماتقدم کے طور پر تھا۔ جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بیماری سے پیشگی اقدامات سنت سے ثابت ہیں۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ یہاں صرف گمان ہوتا ہے جبکہ طاعون والے علاقے میں یقین ہوتا ہے

[1] قشیری، مسلم بن حجاج، الجامع الصحیح دار الآفاق الجدیدہ بیروت، باب الطاعون والطیرہ، رقم الحدیث: 5903 (ط:ن)
Qushairi, Muslim bin Hajjaj, al-Jami al-Sahih, Dar-ul-Afaq al-Jadeedah, Beirut, Bab al-Ta'oon wa'l-Ta'irah, 5903(t.n.)

تو اس کا جواب یہ ہے کہ طاعون میں ظن غالب ہوتا ہے یقین نہیں ہوتا اور اس جگہ ظن محض ہے ظن غالب نہیں حالانکہ ظن غالب ہی منات اصل ہے۔ اسی وجہ سے اس کو مطلقاً جائز قرار نہیں دیا جاسکتا جب تک ظن غالب حاصل نہ ہو۔ اور ظن غالب کے حصول کا طریقہ تجربہ ہے۔

اسی طرح سیدنا سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرمارہے تھے:

"من تصبح بسبع تمرات اجوة لم يضره ذلك اليوم سم ولا سحر"[2]

جو بندہ صبح کو سات عجوہ کھجوریں کھائے تو اس کو اس دن ضرر نہیں دے گا زہر نہ ہی جادو۔

صاف ظاہر ہے یہ حفظ ماتقدم کے طور پر علاج عطا کیا گیا۔

اسی طرح کلونجی کے بارے میں بھی حدیث ہے:

"عليكم بهذه الحبة السوداء فان فيها شفاء من كل داء الاالسام والسام الموت"[3]

تم اس کالے دانے (کلونجی) کو ہمیشہ استعمال میں رکھو کیونکہ اس میں موت کے سوا ہر بیماری سے شفا موجود ہے۔

ان تینوں احادیث سے حفظ ماتقدم کے طور پر علاج کا نہ صرف جواز ملتا ہے بلکہ ترغیب ملتی ہے۔

اسی طرح اچھی ماں کا انتخاب بھی احادیث میں مرغوب قرار دیا گیا۔

حدیث میں ہے:"اياكم وتزويج الحمقاء فان صحبتها بلاء وولدها ضياع"[4]

"تم بے وقوف عورتوں سے شادی کرنے سے بچو کیونکہ ان کی صحبت بلاء ہے اور ان سے اولاد حاصل ہونا اولاد کا ضیاع ہے۔"

---

[2] ایضاً ، باب فضل تمر المدينه، رقم الحديث: 5460

Ibid, Bab Fadl Tamar al-Madinah, Raqam-ul-Hadith No: 5460

[3] ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ، سنن الترمذی، دارالفکر بیروت، باب فی الحبة السوداء، رقم الحدیث: 1321(ط:ن)

Al-Tirmidhi, Abu Isa Muhammad bin Isa, Sunan al-Tirmidhi, Dar-ul-Fikr, Beirut, Bab fi al-Hibat al-Sauda, 1321(t.n.)

[4] كلینی،محمد بن یعقوب،الکافی،مکتبه امیر خسرو تہران،باب الزانی والزانیة، رقم: الحدیث9075 (ط:2008ء)

kulaini, Muhammad bin Yaqub, al-Kafi, Maktaba Amir Khusro Tehran, Bab al-Zani wal-Zaniyah, Hadith No :9075 (d. 2008)

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ عقلمند عورت کا انتخاب کرنا چاہیے۔ اور حفظ ماتقدم کے طور پر اولاد کو ضائع ہونے سے بچانے کی ترغیب دی جارہی ہے۔

"حضرت انس سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے کسی عورت سے شادی کرنے کا ارادہ فرمایا تو آپ نے کسی عورت کو بھیجا تاکہ وہ اس عورت کو دیکھے دیکھنے کے بعد معلوم ہوا کہ اس عورت کو دانتوں کی کوئی بیماری ہے تو آپ نے اس عورت سے نکاح کا ارادہ ترک کردیا"[5]

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ دیکھنا، سونگھنا ٹیسٹ کی انواع میں سے ہے۔ لہٰذا اس حدیث سے کسی بیماری کے بارے میں شادی سے پہلے تحقیق کا جواز حفظ ماتقدم کے طور پر ثابت ہوتا ہے۔

اسی طرح سے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کا یہ قول بہت ہی مشہور ہے:

"لا تنكح القرابة القريبة فان الولد يخلق ضابيا"[6]

انتہائی قریبی رشتوں میں عقد نکاح کرنے سے بچو کیونکہ یہ اولاد کی کمزوری کا سبب بنتا ہے۔

ان تمام احادیث سے صحت مند ماں کے انتخاب کی ترغیب بھی ملتی ہے اور حفظ ماتقدم کے طور پر صحت کے اصولوں کے مطابق ٹیسٹ کرانے کا اصول بھی ملتا ہے اور اولاد کی صحت کے بارے میں شادی سے پہلے سوچنے کی ترغیب بھی ملتی ہے اور ان کی صحت کے حوالے سے ممکنہ اقدامات اٹھانے کی گنجائش بھی اسی سے معلوم ہوتی ہے۔

بعض محققین نے اس آیت سے استدلال کیا ہے:

" رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْکَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً اِنَّکَ سَمِيْعُ الدُّعَآء "[7]

طیب اولاد وہی ہوتی ہے جو صحت مند ہو، پاکیزہ اخلاق والی ہو۔

"تضع ولدك فان العرق دساس"[8]

---

[5] حافظ، محمد یونس، شادی سے پہلے جنیٹک ٹیسٹ کا شرعی حکم، ششماہی مجلہ جہات الاسلام، ج 13، ش 1 جولائی تا دسمبر 2019، ص 184

Hafiz, Muhammad Younus, Shari'ah ruling on genetic test before marriage, shashmahi Majla Jahat-ul-Islam, vol. 13, Sh. 1 July to December 2019, p. 184

[6] ابن ملقن، عمر بن علی، البدر المنیر ،دار الهجره للنشر والتوزيع الرياض، 7/499(ط:2004ء)

Ibn Mulakkan, 'Umar bin Ali, al-Badr al-Munir, Dar al-Hijra al-Nashr wa'l-Tuzi'i al-Riyadh, 499/7 (d. 2004)

[7] القرآن 38:3

Al Qur'an 3:38

[8] قضائی، محمد بن سلامه ،مسند الشہاب، مؤسسة الرساله بيروت، رقم الحديث :411 (ط: 1986ء)

Qada'i, Muhammad bin Salamah, Musnad al-Shahab, Mussat al-Risala, Beirut, Hadith No: 411 (1986)

اور ایک روایت میں ہے "تخيروا لنطفكم" یعنی دیکھ بھال کے اپنا نطفہ رحم میں رکھا کرو کیونکہ رگ کا بچے کی اخلاق وعادات وصحت پر بہت بڑا عمل دخل ہوتا ہے۔ مذکورہ روایات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ نکاح کے نتیجے میں حاصل ہونے والی اولاد کی صحت کا حفظ ماتقدم کے طور پر خیال رکھنا ضروری ہے۔

(2)اس ٹرانس پلانٹ کی شرعی حیثیت:

جب کسی عورت کے بچوں میں مائٹو کونڈریا بیماریوں کا تجربہ ہو چکا ہو یا محکم قرائن سے ظن غالب حاصل ہو چکا ہو تو اس عورت میں کچھ فقہاء نے حرام چیزوں اور حرام طریقوں کے ساتھ علاج کو جائز قرار دیا ہے۔ چنانچہ الدر المختار میں ہے:

"اختلف فى التداوى بالمحرم وظاهر المذهب المنع كما فى رضاء البحر لكن نقل المصنف سمة وهنا عن الحاوى وقيل يرخص اذا علم فيه شفاء ولم يعلم دواء اخر كما رخص الخمر للعطشان وعليه الفتوى"[9]

یعنی اگر کوئی اور علاج معلوم نہ ہو اور یقین سے یہ معلوم ہو جائے کہ شفا اسی میں ہے تب تو اس میں رخصت دی گئی ہے ورنہ رخصت نہیں ہے۔ مالکیہ کے نزدیک بھی حرام اشیاء سے علاج درست نہیں۔

"يحرم التداوى بالخمر والنجاسات واما الدواء الذى فيه خمر تردد فيه علماؤنا وقال القاضى ابو بكر والصحيح التحريم"[10]

مالکی فقہاء کے نزدیک بھی شراب، پلید چیزوں سے علاج حرام ہے۔ اسی طرح وہ دوا جس میں شراب ڈالی گئی ہو وہ بقول علامہ قرافی کے کچھ علماء کو تردد ہے لیکن صحیح یہی ہے کہ مالکیہ کے نزدیک وہ حرام ہے۔ شوافع کے نزدیک ضرورت کے وقت تو ان چیزوں سے علاج جائز ہے ضرورت کے علاوہ شوافع نے بھی حرام اشیاء سے علاج کو حرام قرار دیا ہے۔

"فاما شرب الخمر من العطش وللتداوى فالظاهر من مذهب الشافعى انه لا يحل شربها من العطش ولا للتداوى فذهب بعد البغداديين من اصحابه الى جواز شربها للعطش لا للتداوى ولان

---

9 حصکفی، محمد بن علی، الدر المختار، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ، 226/1 (ط:ن)

Haskafi, Muhammad bin Ali, Al-Durr al-Mukhtar, Maktaba Rashidia Quetta, 226/1 (T:N)

10 قرافی، احمد بن ادریس، الذخیرہ فی الفقہ المالکی، دار الیمامہ ریاض، 85/3 (ط:ن)

Qarafi, Ahmad bin Idris, al-Zakhairah fi al-Fiqh al-Maliki, Dar al-ymama Riaz, 85/3(t.n.)

ضرر العطش عاجل وضررالداء آجل وذهب بعض البصريين من اصحابه ان جواز شربها للتداوى دون العطش لانها متعينة فى الدواء وغير متعينة فى العطش" [11]

یعنی فقہ شافعی کی ظاہری روایت یہی ہے کہ شدید پیاس کی صورت میں نہ شراب پینا جائز ہے اور نہ ہی حرام اشیاء سے علاج کرنا درست ہے۔ بغدادی فقہاء بوجہ ضرورت پیاس کے لیے جائز کہتے ہیں دوا کے لیے جائز نہیں کہتے۔ کیونکہ عطش سے ہونے والا ضرر اسی وقت ہوگا اور بیماری کا ضرر اس کی نسبت فوری نہیں۔ البتہ بصری فقہاء شوافع دوا کے لیے جائز سمجھتے ہیں پیاس کے لیے ناجائز سمجھتے ہیں:

"القول فى حرمة التداوى بالخمر فيحرم تناول الخمر لدواء وعطش اما تحريم الدواء بها فلانه لما سئل عن التداوى بها قال انه ليس بدواء ولكنه داء"[12]

فقہاء اربعہ کی تصریحات سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اصل مذہب یہی ہے کہ علاج حرام ہے۔ اس کا طریقہ رضاکار ماں (surrogate mother) سے ملتا جلتا ہے۔ بس فرق یہ ہے کہ وہاں نطفہ مرد کا ہوتا ہے اور دوسری عورت کی شرمگاہ میں مصنوعی طریقے سے وہ نطفہ رکھا جاتا ہے۔ جبکہ اس ٹرانسپلانٹ میں میاں بیوی کے ڈی این اے کا 99.99 لیا جاتا ہے جبکہ عطیہ کنندہ عورت کے ڈی این اے کا 0.1 لیا جاتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بچے کی پیدائش میں مرد و عورت دونوں کے نطفوں کا عمل دخل ہوتا ہے معتاد یہی ہے۔

مفتی فیض احمد اویسی صاحب لکھتے ہیں:

" بچے کی تخلیق مرد و عورت دونوں کے نطفوں سے ہوتی ہے عادتاً ایسا ہی ہوتا ہے اور عادتاً صرف ایک کے نطفے سے بچے کی تخلیق نہیں ہوتی"[13]

مذکورہ مقدمات پر علماء نے اتفاق کیا ہے۔ اب نفس مسئلہ کو سمجھیے اس ٹرانسپلانٹ کے بارے میں علماء کے دو گروہ ہیں:

(1) مانعین (2) مجوزین

---

[11] ماوردی، علی بن محمد، الحاوی الکبیر، دار الکتب العلمیہ بیروت، 59/29 (ط:1994ء)

Mawardi, Ali bin Muhammad, al-Haawi al-Kabir, Dar-ul-Kutub al-Ilmiyyah, Beirut, 59/29 (d. 1994)

[12] الحجاوی، ابو نجا موسی، الاقناء، دار المعرفہ بیروت، 188/2 (ط:ن)

Al-Hajawi, Abu Naja Musa, al-Aqna, Dar al-Mu'rifa, Beirut, 188/2

[13] اویسی، مفتی محمد فیض احمد، ٹیسٹ ٹیوب بے بی اور مسلمان، مکتبہ غوثیہ محلہ فرقان آباد کراچی، ص7 (ط:ن)

Owaisi, Mufti Mohammad Faiz Ahmed, Test Tube Baby and Muslim, Maktaba Ghousia Mohalla Furqanabad Karachi, p. 7 (T.N)

(1)مانعین یہ کہتے ہیں کہ آیات وراثت، آیات ولادت، آیات حرمت کے مطالعہ سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ماں باپ صرف دو ہی ہیں اس لیے نفقہ بھی انہیں دو کا لازم ہے۔اور اس لیے فرمایا گیا:

" وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا"[14]

اور والدین کا تثنیہ ہونا بالکل واضح ہے۔

اسی طرح حدیث پاک میں ہے:" لا يعار الفرج"(تلاش بسیار کے بعد یہ حدیث پاک متون حدیث، شروح حدیث اور مخرجات حدیث میں نہیں مل سکی البتہ کتب فتاویٰ میں مذکور ہے۔)

اس حدیث کا معنی یہ ہے کسی کے نطفہ کے لیے شرمگاہ کو عاریتاً نہیں لینا چاہیے۔اب اس حدیث میں یہ فرق نہیں کیا گیا کہ مرد نہ لے یا عورت نہ لے بلکہ الفاظ کا اطلاق بتاتا ہے کہ جس طرح مرد اپنے نطفہ کے لیے کسی شرمگاہ کو عاریتاً نہیں لے سکتا اسی طرح عورت بھی اپنے نطفے کے لیے کسی شرمگاہ کو عاریتاً نہیں لے سکتی۔

(1)اگر یہ حدیث ثابت ہے تو اس سے اس ٹرانسپلانٹ کا ممنوع ہونا ظاہر ہے

(2)فقہاء نے اختلاط نسب کو حرام قرار دیا ہے اور اس صورت میں بھی اختلاط نسب نظر آرہا ہے لہذا یہ بھی حرام ہو گا۔

مجوزین کے دلائل:

جو لوگ اس کو جائز قرار دیتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ جس طرح خون عطیہ کرنے سے نسب پر کوئی شبہ نہیں آتا اسی طرح جب غیر فطری طریقوں سے عطیہ کرنے والے کا ڈی این اے منتقل کیا گیا تو یہ جائز ہو گا۔ بعض علماء نے اس کو اس انداز میں بیان کیا کہ مائٹوکونڈریا سیل اعضاء کی مانند ہے جس طرح اعضاء کی پیوند کاری سے نسب میں کوئی خرابی لازم نہیں آتی اسی طرح اس میں بھی کوئی خرابی لازم نہیں آئے گی کیونکہ نسب کے ثبوت کے طریقے بالکل واضح ہیں۔ شریعت میں یہ تو ہے:

" لا يحل لامرئ يؤمن بالله واليوم الاخر ان يسقى ماؤه زرع غيره"[15]

---

[14] القرآن 23:17

Al Quran 23:17

[15] ابو داؤد، سلیمان بن اشعث، سنن ابی داؤد، دار الفکر بیروت، 654/1 (ط:ن)

Abu Dawud, Suleiman ibn Ash'ath, Sunan Abi Dawud, Dar-ul-Fikr, Beirut, 654/1 (t.n.)

یعنی پہلے سے حاملہ خاتون کی کھیتی میں پانی نہ ڈالا جائے۔

چاہے نکاح کے ذریعے سے چاہے زنا کے ذریعے سے چاہے ملک رقبہ کے ذریعے سے لیکن یہ نہیں ہے کہ دو عورتوں کا پانی آپس میں نہ ملے۔ لہذا نصوص میں سکوت ہے جو اباحت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

" إِنْ أُمَّهَاتُهُمْ إِلاَّ اللاَّئِي وَلَدْنَهُمْ "[16]

یعنی مائیں صرف وہی ہوتی ہیں جو بچے کو جنم دیتی ہیں۔

باقی رہا ازواج مطہرات اور رضائی ماں تو وہ حق شرع کی وجہ سے ماؤں کے ضمن میں ہیں۔

صاف ظاہر ہے یہ عطیہ کنندہ خاتون جنم نہیں دیتی اس لیے ماں نہ ہوئی اور حقِ شرع کی وجہ سے بھی ماں نہیں ہے کیونکہ وہ ثابت ہوتا ہے دودھ سے۔ لہذا اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ عطیہ کرنے والی عورت کے لیے ماں کا درجہ کسی طرح بھی ثابت نہیں ہو سکتا جس کی وجہ سے یہ اختلاط نسب نہ ٹھہرا فلہذا یہ جائز ہوا۔

(2) اس ٹرانسپلانٹ کے فقہی احکامات کیا ہیں؟

اگر مجوزین کے موقف کو درست تسلیم کیا جائے تو اس صورت میں عطیہ کرنے والی عورت کے لیے ماں کا حکم ثابت نہیں ہو گا۔ اس کے اصول و فروع اس بچے کے لیے حلال ہوں گے۔ اسی طرح اس عورت کا نفقہ اس بچے کے ذمہ لازم نہیں ہو گا، وراثت نہیں ہو گی، حق حضانت نہیں ہو گا۔ الغرض جو احکام ماں کے لیے ثابت ہیں جیسے خلوت، مسافرت، وراثت، ولایت وہ اس بچے کے لیے ثابت نہیں ہوں گے۔ اور اگر مانعین کے دلائل شرعی طریقوں پر پورا اترتے ہیں تو اس صورت میں بہت سی پیچیدگیاں پیدا ہوں گی۔ کچھ پیچیدگیاں تو ایسی ہوں گی جو لاینحل ہوں گی۔ جیسے اس بچے کا اگر کوئی بھائی ہو جاتا ہے تو اصل ماں فوت ہونے کی صورت میں کیا حکم ہو گا۔ اسی طرح اگر تین مختلف عورتوں کے عطیہ کرنے سے تین بھائی پیدا ہوئے تو ان تینوں کی کل چار مائیں ہوں گی۔ اور یہاں تقسیم وراثت میں بے شمار پیچیدگیاں پیدا ہو جائیں گی۔

اسی طرح ان چار ماؤں کے اصول و فروع ان بچوں پر کس اصول کے تحت حلال ہوں گے؟ کس اصول کے تحت حرام ہوں گے؟ یہ کئی فقہی پیچیدگیاں پیدا کر دے گا۔ پھر نفقہ، ولایت، حضانت اور بالخصوص رضاعت میں یہ پیچیدگیاں بڑھتی جائیں گی۔

---

[16] القرآن 2:58

Al Quran 2:58

اس موقف کے اختیار کرنے میں بے شمار فقہی مسائل کی تخریج لازم آئے گی پھر ان کے نظائر اور تفریعات کی مباحث اس کو مزید پیچیدہ کر دیں گی۔ بعض علماء نے اس کے جواز پر کچھ فقہی نظائر بھی پیش کیے ہیں۔ مثلاً یہ کہا ہے کہ باقی جتنے جاندار ہیں ان میں بچے کی نسبت ماں کی طرف ہوتی ہے اور انسان میں کیونکہ حقوق کی حفاظت کرنی ہوتی ہے اس لیے یہاں باپ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اصل اعتبار ماں کا ہے اس لیے اس ٹرانسپلانٹ میں عطیہ کرنے والی خاتون کا اعتبار نہ کرنا مسلمہ فقہی ضوابط سے اعراض کرنا ہے۔ اگرچہ یہ امر فطرتی نہیں اس کو نظریہ حاجت یا نظریہ ضرورت کی بنا پر جائز ہونا چاہیے کیونکہ مقاصد شریعت میں اولاد کی حفاظت عین مقصد شمار ہوتا ہے۔ اس لیے اس کے جواز کے دلائل کو ترجیح دینی چاہیے اور عطیہ کرنے والی خاتون کو ماں کے منزلہ میں اتارنا چاہیے۔ باقی رہا یہ کہ اگر کوئی کہے کہ یہ فطرتی یا مشہور طریقے کے خلاف ہے تو جواب میں عرض کیا جائے گا جب بی بی ٹیسٹ ٹیوب کے بارے میں فقہاء نے شروع شروع میں اپنی آراء دیں تو بعض فقہاء نے یہ خدشہ ظاہر کیا تھا حالانکہ اب یہ فطرتی محسوس ہوتا ہے۔ دراصل یہ عمل نسل انسانی کے تحفظ و بقا کے لیے ہے اس کا مقصد نومولود بچے کو قدرتی آفات سے محفوظ رکھنا ہے۔

(3) مختلف فقہی مجامع کی آراء کا تجزیہ کس طرح کیا جائے؟

"المؤتمرالدولی الاول العلوم الشرعیه" ملائیشیا کے اسکالرز نے اس عنوان پر کچھ آراء پیش کی ہیں جن کا تجزیہ ایک مشکل امر ہے کیونکہ ان کی آراء میں تقابل نہیں کیا گیا۔ ہاں چند ایسی مبادیات ضروری واضح کر دی ہیں جن سے اس کے تمام مقدمات کی دشواریاں سمجھ میں آنے لگ جاتی ہیں۔ مثلاً انہوں نے پہلے یہ بات کی کہ ایک جلب منفعت یعنی نفع کا حصول اور دوسری بات یہ کی کہ ضرر کا دور کرنا گو نفع ہو یا نہ ہو شریعت بلاوجہ کے نقصان سے بچاتی ہے اور اس میں جلب منفعت ہے دفع مضرت نہیں ہے اسی وجہ سے یہ جائز نہیں ہو گا۔ یعنی اتنی بات تو واضح ہے نہ کہ اس ٹرانسپلانٹ کی اصل نظریہ ضرورت پر قائم ہے اگر ضرورت نہیں ہو گی محض حاجت کے لیے یا منفعت کے لیے یہ جائز نہیں ہو گا۔

دوسرا یہ ہے کہ اس کو اعضائے بشریہ کی پیوند کاری پر قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ مرد کے ظاہری اعضاء کی پیوند کاری دوسری عورت کے ساتھ تو جائز ہے لیکن کیا مرد کا نطفہ جو کہ صفات وارثیہ کو متحمل ہے بھی منتقل ہو سکتا ہے؟ مائٹوکونڈریا سیل کی حیثیت فقہی طور پر اعضاء کی حیثیت نہیں رکھتی اس لیے یہ عمل درست بھی نہیں ہو گا اور عطیہ کرنے والی خاتون کے احکامات بھی کی پیچیدگیوں کا سبب بنے گے۔ اسی طرح اس کو خون کے عطیہ پر بھی قیاس نہیں کیا جا سکتا کیونکہ خون سے نسب کا ثبوت نہیں ہوتا نطفوں اور بیضوں سے نسب کا ثبوت ہوتا ہے۔ بعض فقہاء نے

تو انتہائی سطحی قسم کے قیاس کیے ہیں مثلاً اسے رضاعت پر قیاس کر دیا حالانکہ رضا اور نسب کے احکامات میں کچھ امور میں تو اتحاد ہے کچھ میں بالکل تفاوت ہے۔ اس لیے اس کو نسب پر قیاس کرنا مضحکہ خیز ہے۔ بعض فقہاء نے اس کو کلوننگ پر قیاس کیا ہے یہ قیاس بھی درست نہیں کیونکہ کلوننگ میں متعدد خرابیاں ہیں۔ اس طرح سے آبائی بچہ کا جنم ہو گا جو کہ کئی دینی معاشرتی خرابیوں کو متضمن ہو گا۔

اگرچہ اس ٹرانسپلانٹ کے کچھ فوائد بھی ہیں۔

(1)شریعت نے علاج کے نت نئے دریافت شدہ طریقوں کو پسند کیا ہے۔

(2)شریعت نے یہ بھی پسند کیا ہے کہ مختلف مفاسد سے اپنے آپ کو بقدر ممکن بچاؤ۔

تو اس طریقہ سے ان مفاسد سے خصوصاً کئی خواتین ایسی ہیں جن کو سینے کا کینسر وراثتاً منتقل ہوا ہے تو اس سے حفاظت کے لیے یہ طریقہ اختیار کیا جانا چاہیے۔ مجامع فقہ کی قراردادوں کا تجزیہ اس طرح کیا جا سکتا ہے کہ فقہاء اس کی شرائط کا تعین کریں اور عطیہ کرنے والی خاتون کے احکامات کی تنقیح کریں، اس کی حلت یا حرمت کی جزئیات واضح کریں۔

اس مسئلہ کی ساری فقہ تب ہی مرتب ہو سکتی ہے جب اس کے فنی اور اصطلاحی امور کی صحیح تفہیم حاصل ہو۔ بہر حال اس میں اللہ تعالیٰ کی سنت، سلسلہ زوجیت، سلسلہ نسب اور میراث پر گہرے اثرات مرتب ہوں گے اس لیے اس کا خصوصی مطالعہ کیا جانا چاہیے۔ نومبر 2019ء قرار مجمع الفقہ الاسلامی الدولی میں اس ٹرانسپلانٹ کو اختلاط نسب کو ناجائز قرار دینے کی قرارداد منظور کی گئی:

"تقنيه النقل الميتوكوندريا (المتقدرات) تقنيه نقل الميتوكوندريا وهى مولد الطاقه فى الخلية من بيضة امرأة سليمة مع الحامض النووى الى امرأة تعانى من عطب فى الحامض النووى للميتوكوندريا مستعصية على العلاج من اجل انجاب طفل سليم لا يجوز شرعا لاختلاط الانساب"[17]

اس عبارت سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اس کے ناجائز ہونے کی بنیادی وجہ نسب کا اختلاط ہے جب نسب کا اختلاط ہو گا تو اس کے پیچھے پیچیدگیاں آتی جائیں گی جن کی ہم نے نشاندہی کر دی ہے۔

---

[17] مجمع الفقہ الاسلامی الدولی، قرار المجمع بشأن الجنیوم البشری، 2019: قرار رقم: 235؟

Majma al-Fiqh al-Islami al-Dawli, Qarar al-Majma Bashan al-Janyyum al-Bushra, 2019: 235

ام سلیم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور آکر عرض کی کہ اے اللہ کے رسول، اللہ تعالی حق بات سے نہیں شرماتا کیا عورت پر بھی احتلام سے غسل ضروری ہے؟ آپ نے فرمایاہاں جب عورت پانی دیکھے۔ یہ سنتے ہی حضرت ام سلیم نے شرم کی وجہ سے اپنے چہرے کو ڈھانپ لیا اور عرض گزار ہوئی یار سول اللہ کیا عورت کو بھی پانی آتا ہے یعنی احتلام ہوتا ہے ؟تو آپ نے ارشاد فرمایا: ہاں تیرے ہاتھ خاک الودہوں اگر عورت کو احتلام نہیں آتا تو پھر بچہ اس کے مشابہ کیوں پیدا ہوتا ہے۔ پھر مسلم میں یہ الفاظ بھی ہیں:

"ان ماء الرجل غليظ ابيض وماء المرأة رقيق اصفر فمن ايهما علا او سبق يكون منه الشبه"

یعنی مرد کا پانی گاڑھا اور سفید ہوتا ہے جبکہ عورت کا پانی پتلا اور پیلا ہوتا ہے جس کا پانی غلبہ پاتا ہے بچہ اسی کے مشابہ پیدا ہوتا ہے۔

اس حدیث سے واضح ہوا کہ بچہ کی خلقت میں دونوں پانیوں کا عمل دخل ہے اسی وجہ سے مائٹوکونڈریا ٹرانسپلانٹ کو ناجائز قرار دیا گیاہے۔

ملاعلی قاری نے اسی حدیث کی شرح میں بہت عمدہ کلام کیاہے جس کو باوجود طویل ہونے کے حرف بحرف نقل کیاجاتا ہے:

"وهو استدلال على ان لها منيا كما للرجل والولد مخلوق منهما اذ لو لم يكن لها ماء وخلق من مائه فقط لم يشبهها قاله الطيبى وقال بعضهم اى ان لم يكن لها منى فبأى سبب يشبهها اذا الشبه بسبب ما بينهما من الشركة فى المزاج الاصلى المعد لقبول التشكلات من خالقه تبارک و تعالىٰ متفق عليه وزاد مسلم برواية ام سليم ایک فى روايتها انها قالت له يارسول الله المرءة ترى ما يرى الرجل فى المنام فترى من نفسها ما يرى الرجل من نفسه فقالت عائشه فضحكت النساء تربت يمينک وفى رواية اف لک أترى المرأة ذالک وزاد ايضاً ان ماء الرجل بكسر الهمزة وفتحها غليظ ابيض وماء المرأة بالنصب ويرفع رقيق اصفر قال ابن الملک وهو الوصف باعتبار الغالب وحال السلامة لان منى الرجل قد يصير رقيقا بسبب المرض ومحمرا بكثرةالجماع وقد يبيض منى المرأة لقوتها فمن ايهما اى المائين ومن زائدة قاله الطيبى وقيل التقرير فالمنى من ايهما علا اى غلب او سبق يعنى غلب المنى فيما اذا وقع منيهما فى الرحم معا او سبق وقوع منيه فى الرحم قبل وقوع منى صاحبه فاو للتقسيم لا للترديد يكون منه الشبه اى شبه الولد بصاحبه"[18]

[18] القاری، ملاعلی بن سلطان، مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، دارالکتب العلمیہ بیروت، باب الغسل، 355/2 (ط:2001ء)
Al-Qari, Mulla 'Ali bin Sultan, Mirqat al-Mafatih Sharh Mishkat al-Masabeeh, Dar-ul-Kutub al-Ilmiyyah, Beirut, Bab al-Ghusl, 355/2 (d. 2001)

یہ ایک قیاس ہے کہ اس میں منی ہوتی ہے جس طرح ایک آدمی اور بچہ ان سے پیدا ہوتا ہے کیونکہ اگر اس میں پانی نہ ہوتا اور صرف پانی سے پیدا ہوتا تو اس کی مشابہت نہ ہوتی۔ انہوں نے کہا کہ اگر اس میں منی نہ ہوتی تو یہ کس وجہ سے مشابہت رکھتا ہے؟ اگر مشابہت واضح ہونے کی وجہ سے ہے تو اپنے خالق کی صورتوں کو قبول کرنے کے لیے اصل مزاج میں رفاقت کی کیا بات ہے؟ مسلم نے اپنی روایت میں ام سلیم رضی اللہ عنہا کی روایت کا اضافہ کیا ہے کہ انہوں نے آپ سے کہا، یارسول اللہ، ایک عورت وہی دیکھتی ہے جو مرد خواب میں دیکھتا ہے، اور وہ اپنے بارے میں وہی دیکھتی ہے جو مرد اپنے بارے میں دیکھتا ہے۔ پھر عائشہ نے کہا اور وہ ہنس پڑیں، عورتوں نے آپ کے داہنے ہاتھ کو چھوا، اور اس کی روایت میں، "لوک، کیا تم اس عورت کو دیکھ رہے ہو؟" اور اس نے یہ بھی کہا کہ جب آدمی حمزہ کو توڑ کر کھولتا ہے تو اس کا انزال موٹا اور سفید ہوتا ہے۔ اور عورت کا انزال الزام میں گاڑھا اور سفید ہوتا ہے اور بلند اور پتلا پیلا ہوتا ہے ابن مالک نے کہا اور جمہور اور حالت امن کے لحاظ سے یہی تفصیل ہے کیونکہ بیماری کی وجہ سے مرد کی منی پتلی ہو سکتی ہے کثرت جماع سے سرخ ہو جاتا ہے اور عورت کی منی طاقت کی وجہ سے سفید ہو سکتی ہے، تو ان دونوں میں سے کون سی دو سو اور زائد سے ہے، الطیبی نے کہا اور کہا گیا کہ یہ منی کس سے ہے؟ اس کا مطلب یہ ہے کہ منی غالب ہو چکی ہے یا اس سے پہلے ہے، یعنی منی غالب ہو گئی ہے اگر یہ دونوں ایک ساتھ رحم میں گریں، یا اگر اس کی منی اس کے ساتھی کی منی گرنے سے پہلے رحم میں گرنے سے پہلے ہو، تو تقسیم کے لیے نہیں، دہرانے سے مشابہت پیدا ہوتی ہے، یعنی بچے کی اس کے ساتھی سے مشابہت ہوتی ہے۔

حدیث کی شرح سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ بچے کی ولادت میں دونوں پانیوں کا کردار ہوتا ہے بالکل اسی طرح کا کردار مائٹوکونڈریا میں عطیہ کرنے والی خاتون کا ہوتا ہے اس لیے یہ ٹرانس پلانٹ جائز نہیں ہو گا۔ اور عطیہ کرنے والی عورت کی حیثیت ماں جیسی ہو گی اس لیے اس کو جائز قرار دے دیا جائے تو بہت ساری پیچیدگیاں لازم آئیں گی۔

خلاصہ:

اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ ٹرانسپلانٹ التداوی بالمحرم کے قبیلہ سے ہے جس کے بارے میں عمومی طور پر فقہاء کا نظریہ یہ ہے کہ جائز نہیں ہے۔ جنہوں نے جائز کہا بھی ہے تو اصول ضرورت کا خیال رکھا ہے۔

دونوں طرف سے علماء کی آراء پیش کی جاتی ہیں۔ جن کے نزدیک جائز ہے وہ اس کو اعضاء کی پیوندکاری یا خون کے عطیہ پر قیاس کرتے ہیں۔

کچھ نے اسے کلوننگ پر قیاس کیا ہے یہ قیاس درست نہیں ہے۔ یہ مسئلہ فقہی سے زیادہ طبی ہے۔

مسلمان ماہرین ڈاکٹر اور بیالوجی کے ماہرین علماء مائٹوکونڈریا سیل کی حیثیت واضح کریں تو ہی اس پر صحیح حکم مع تنقیح مناط لگایا جاسکتا ہے۔

مؤتمر الدولی الاسلامی میں 2019ء میں اپنی قرارداد میں اسے ناجائز کہا ہے۔ برطانیہ میں جولائی 2023ء میں اس کے پانچ تجربات کیے گئے جس سے ان ممالک میں اس طریقے کے رائج کرنے کے لیے اصول وضوابط کی سفارشات کی گئی ہیں۔

اس کی عام اجازت ہونے کی صورت میں فقہاء کو محکم ومضبوط دلائل جمع کرنا پڑیں گے۔

بہر حال ملائشیا میں ماہرین نے اس پر جو تبصرے کیے ان کا لب لباب یہ ہے کہ اس میں فطرت کو بدلنا ہے، اختلاط نسب ہے اور ازواج کے سلسلہ کو تباہ کرنا ہے یہ اس کے بڑے بڑے مفاسد ہیں۔

بہر حال یہ اصول تو مسلمہ ہے کہ بچے کی پیدائش میں خاتون کے پانی کا اعتبار کیا جائے گا اور یہی اس مسئلہ کی تنقیح ہے۔

سفارشات:

(1) مائٹوکونڈریا ٹرانسپلانٹ کے مفاسد ومنافع کا تقابل کیا جانا چاہیے۔

(2) مسلمان حاذق ڈاکٹروں سے اور جید مفتیانِ کرام سے عطیہ کرنے والی خاتون کی حیثیت کا تعین کرنا چاہیے۔

(3) حفظ ماتقدم کے طور پر پیشگی علاج پر مکالمات ہونے چاہییں۔

(4) جدید طریقہائے علاج شریعت کو مطلوب ہیں اس پر وسیع پیمانے پر جامعات میں کام کی اجازت دینی چاہیے۔

(5) مائٹوکونڈریا ٹرانسپلانٹ کی شرعی افادیت کا تعین کیا جانا چاہیے۔

(6) مائٹوکونڈریا بیماریوں کے بارے میں متبادل شرعی تدابیر وعلاج کے بارے میں تحقیقی کام ہونا چاہیے۔